دوسرا مَرثیہ عنوان **رَفتَار**

مطلع : رَفتہ رَفتہ مِری رَفتارِ سُخَن تیز ہوئی

بند: ۸۳

تصنیف: ۱۹۹۱ء

وہ راہ رو جو کوئی راہ بر نہیں رکھتے
وہ بے خبر ہیں کہ اپنی خبر نہیں رکھتے
نہیں ہے مہرِ امامت کا انتظار جنہیں
وہ شب گزیدہ شعورِ سحر نہیں رکھتے

۱

رفتہ رفتہ مری رفتارِ سخن تیز ہوئی
دل سے نکلی ہوئی آواز دل آویز ہوئی
نوکِ خامہ فرسِ فکر کو مہمیز ہوئی
آج شاعر کی زباں پھر سے گہر ریز ہوئی

اے مرے ذہنِ رسا ، تیزیٔ افکار دکھا
برق رفتار زمانہ ہے ، تو رفتار دکھا

۲

پھر مِری فکرِ سخن میں وہ روانی آئے
کوہ سے جس طرح بہتا ہوا پانی آئے
شعر میں شوکتِ الفاظ و معانی آئے
بول اٹھیں حرف مِرے سحر ، بیانی آئے

وصفِ رفتار میں شاعر کی زباں کھل جائے
آج پھر لعل و جواہر کی دُکاں کھل جائے

۳

حرف و احساس کو اک پیکرِ رعنائی دے
دامنِ شعر کو آفاق کی پہنائی دے
جس میں اعجازِ طلاقت ہو ، وہ گویائی دے
وہی مے آج میں جس کا ہوں ، تمنائی دے

تیرے مےخانے کا مےکش ہوں پرانا ساقی
میرے حصہ سے سوا مجھ کو پلانا ساقی

۴

رندِ مے خانۂ مدحت کو پلا دے وہ شراب
غمِ دوراں سے جو آزاد کرا دے ، وہ شراب
آتشِ شوق کو جو اور ہوا دے ، وہ شراب
بختِ خوابیدۂ حُر کو جو جگا دے وہ شراب
دُرِ مضموں سے مِرے دُرجِ دہاں کو بھر دے
سیلِ اِفکار کی رفتار کو دونا کر دے

۵

طبعِ موزوں کو ملیں پھر نئے افکارِ سخن
قابلِ دید ہو پھر رونقِ بازارِ سخن
گہر افروز ہو پھر بلبلِ گل‌زارِ سخن
لوگ دیکھیں تو ذرا تیزئ رفتارِ سخن
طائرِ فکر کو صَرصَر کی روانی دے دے
تشنۂ آبِ سخن ہوں ، مجھے پانی دے دے

۶

لَبِ خاموش کو اعجاز بیانی دے دے
آبِ استادہ کو موجوں کی روانی دے دے
اپنے اک ہیچ مداں کو ہمہ دانی دے دے
اس زلیخائے سخن کو بھی جوانی دے دے
جن کا مدّاح ہوں ، ان سے بھی مجھے داد ملے
دستِ معصوم سے لکھا ہوا اک صاد ملے

۷

رنگ اِس طرح سے لائے جو محبّت میری
خود مِری اپنی نگاہوں میں ہو وقعت میری
ہو خوشی یہ کہ ٹھکانے لگی محنت میری
خوش نصیبی بھی کرے رشک تو قسمت میری
مرثیہ میری ریاضت کا صِلہ ہوجائے
فرض بھی اجرِ رسالت کا ادا ہوجائے

۸

حال ظاہر ہے عیاں را چہ بیاں ، ادرکنی
کھل رہی ہے ترے شاعر کی زباں ، ادرکنی
وقتِ امداد ہے مولائے جہاں ادرکنی
دے رہا ہوں درِ مدحت پہ اذاں ادرکنی
کچھ کرم خاص ترا آج جو مجھ پر ہوجائے
بند الفاظ کے کوزوں میں سمندر ہوجائے

۹

خُسروِ دائرۂ کون و مکاں ، ادرکنی
ناخدائے سخن و ہم سخناں ، ادرکنی
مُصحفِ نہجِ بلاغت کی زباں ادرکنی
تو درِ علم ، میں بے نام و نشاں ادرکنی
تیری سرکار سے شاعر کو یہ اعزاز ملے
تھی جو دعبل کی زباں پر ، وہی آواز ملے

۱۰

پھر مِری طبعِ رَواں فکر کی دلدادہ ہے
مِدحَتِ حضرتِ شبیرؑ مِرا جادہ ہے
مرثیہ کہنے پہ گو دِل مِرا آمادہ ہے
آگیا ماہِ عزا اور ورق سادہ ہے
لبِ خاموش کو اب قوّتِ اظہار ملے
جو ضرورت ہے قلم کی ، وہی رفتار ملے

۱۱

اشہبِ کلکِ سخن ، نور کی رفتار سے چل
دور جانا ہے بہت ، دور کی رفتار سے چل
حسنِ رفتار دکھا ، حور کی رفتار سے چل
برق بن ، جلوہ گرِ طور کی رفتار سے چل
نور سے تیز جو رفتار مِری فکر کی ہو
لامکاں ، منزلِ معراج مِرے ذکر کی ہو

۱۲

نُطق کو قوتِ اِظہار عطا کر ، یارب
مستیٔ بادۂ پندار عطا کر ، یارب
ذہن کو صِحتِ افکار عطا کر ، یارب
فکر کو سُرعتِ رفتار عطا کر ، یارب
لفظ مربوط ہوں، جڑنے لگیں بیتیں میری
تیزی ایسی ہو کہ اڑنے لگیں بیتیں میری

۱۳

رَوِشِ تیزیٔ افکار دکھاتا جاؤں
شام کو صبح کے آثار دکھاتا جاؤں
آج پھر گرمیٔ بازار دکھاتا جاؤں
چلتے چلتے ذرا رفتار دکھاتا جاؤں
قندِ شیریں کا مزہ لذّتِ گفتار میں ہو
تیزیٔ تیغِ علیؑ ، فکر کی رفتار میں ہو

۱۴

تیز رفتار تھی کس درجہ جری کی تلوار
ایک ہی ضرب میں دو کرکے جو پلٹی ہوئے چار
سب سے ملتی تھی گلے ، ہو کوئی پیدل کہ سوار
ڈھیر لاشوں کے نظر آتے تھے بے حدّ و شمار
خوں برستا تھا تو تلوار پہ رنگ آتا تھا
مَلَک الموت بھی رفتار سے تنگ آتا تھا

۱۵

فَرَس ایسا تھا کہ ادراکِ بشر رکھتا تھا
اپنے راکب کے اشاروں پہ نظر رکھتا تھا
پیدلوں اور سواروں کی خبر رکھتا تھا
نام سے صاف یہ ظاہر ہے کہ پر رکھتا تھا
حسنِ آواز میں تھا کبکِ دری کی صورت
ذوالجناح تھی کہ اڑتا تھا پری کی صورت

مَطلَعِ ثانی

١٦

وقت کی ایک اِکائی کا سفر ہے رفتار
دانشِ عصر کا اعجاز ہُنر ہے رفتار
نبضِ ہستیٔ جہاں شام و سحر ہے رفتار
سب کو پہنچاتی ہے منزل پہ خِضر ہے رفتار
ایسا ہم‌راہ زمانے میں کہاں ملتا ہے
اِسی رفتار سے منزل کا نشاں ملتا ہے

١٧

وصفِ رفتار میں شاعر کی زباں چلتی ہے
اِسی رفتار سے عُمرِ گذراں چلتی ہے
کوئی ساکت نہیں ، جو شے ہے یہاں چلتی ہے
ہو نہ رفتار تو گاڑی ہی کہاں چلتی ہے
کوئی رہ‌وار نہیں ، فکر کے رہ‌وار سے تیز
کوئی رفتار نہیں ذہن کی رفتار سے تیز

١٨

تیزیٔ ذہن جو ہو ، سرعتِ گفتار بھی ہو
جاں‌فروشی کے لیے جذبۂ ایثار بھی ہو
قابلِ عفو وہی ہے ، جو گنہ‌گار بھی ہو
حَرکت شے سے ہے مشروط ، تو رفتار بھی ہو
ہے ہر اک چیز کی حرکت میں رسائی اُس کی
ایسے چلتی ہے کہ ہے ساری خدائی اس کی

۱۹

حسنِ حرکت ہے جہاں میں متوازن رفتار
ہوتی ہے منزلِ مقصودِ کی ضامن رفتار
غیر ممکن کو بنا دیتی ہے ممکن رفتار
کچھ کسی نے کبھی پایا ہی نہیں بِن رفتار
نظمِ رفتار سے چلتی ہے یہ ساری دنیا
موت ہی موت ہے ، رفتار سے عاری دُنیا

۲۰

دیکھیے پیشِ نظر ہیں متحرک اشیاء
ہر طرف گرمِ سفر ہیں متحرک اشیاء
سب اِدھر اور اُدھر ہیں متحرک اشیاء
ٹھہری لگتی ہیں مگر ہیں متحرک اشیاء
کرۂ ارض پہ ہیں نصب خیامِ شمسی
گرمِ رفتار ہے ہر آن نظامِ شمسی

۲۱

انجم و شمس و قمر ، سب اسی رفتار سے ہیں
رنگ و آہنگ و نظر ، سب اسی رفتار سے ہیں
رہرو و راہ گذر ، سب اسی رفتار سے ہیں
روز و شب ، شام و سحر سب اسی رفتار سے ہیں
اِسی رفتار سے ہوتی ہے نمودِ ہستی
اِسی رفتار سے قائم ہے وجودِ ہستی

۲۲

بہتے دریا کی روانی میں ہے رفتار کا رنگ
حُسنِ یوسفؑ کی کہانی میں ہے رفتار کا رنگ
شیب و طفلی و جوانی میں ہے رفتار کا رنگ
آج کی مرثیہ خوانی میں ہے رفتار کا رنگ
مرثیہ تیز کہا ، کام جو آئی رفتار
کتنے اربابِ عزا دور سے لائی رفتار

۲۳

نظمِ رفتار میں مخفی ہے زمانے کا نظام
حسنِ رفتار سے بن جاتے ہیں بگڑے ہوئے کام
سُست رفتار کا ہوتا نہیں اچھا انجام
ختم ہوجائے جو رفتار تو ہے زیست تمام
لُطفِ نظّارہ ہے بس دیدۂ بیدار کے ساتھ
نبض بھی چلتی ہے آخر کسی رفتار کے ساتھ

۲۴

نبض کی ، قلب کی ، انفاس کی رفتاریں ہیں
ذہن کی ، فکر کی ، احساس کی رفتاریں ہیں
خوف کی ، وہم کی ، وسواس کی رفتاریں ہیں
زعم کی ، جہل کی ، خنّاس کی رفتاریں ہیں
یہ نہیں ہو تو فقط اسم ہے ساری دنیا
روح رفتار ہے ، اور جسم ہے ساری دنیا

۲۵

روح کی ہی نہیں ، اجسام کی رفتار بھی ہے
فرد کی ہی نہیں ، اقوام کی رفتار بھی ہے
ابتدا ہی نہیں ، انجام کی رفتار بھی ہے
کفر کی ہی نہیں ، اسلام کی رفتار بھی ہے
خار کی ، پھول کی ، کونپل کی ، کلی کی رفتار
دیکھے مشکل میں کوئی نادِ علیؑ کی رفتار

۲۶

شہرِ ابلاغ میں پیغام کی رفتار بھی ہے
زندگی کے سحر و شام کی رفتار بھی ہے
خانۂ دہر میں آلام کی رفتار بھی ہے
کام چلتا ہے ، تو پھر کام کی رفتار بھی ہے
اِسی رفتار سے سب کارِ جہاں چلتے ہیں
حد ہے ہم راہ مکینوں کے مکاں چلتے ہیں

۲۷

مختلف ہوتی ہے ہر نوعِ سفر کی رفتار
اور ہوتی ہے محبّت کی نظر کی رفتار
شب کی رفتار ہے اور ایک سحر کی رفتار
ضبطِ قانون میں ہے ، راہ گذر کی رفتار
حادثے تیزیٔ رفتار سے ہوجاتے ہیں
موت کی گود میں کتنے ہیں کہ سوجاتے ہیں

۲۸

لطف و جودو کرم و حرص و ہوا کی رفتار
کان کہتے ہیں کہ ہے صوت و صدا کی رفتار
مَرض و صِحَت و آثارِ شِفا کی رفتار
ہو جو محجوب تو عاصی کی دُعا کی رفتار
جس قدر جوشِ عقیدت کی ولا ہوتی ہے
اُسی رفتار سے مولا کی عطا ہوتی ہے

۲۹

آب میں ، خاک میں ، آتش میں ، ہوا میں رفتار
تختِ طاوسِ سلیمان و صبا میں رفتار
رقص و موسیقی و آلاتِ غنا میں رفتار
حُسن کے عشوۂ و انداز و ادا میں رفتار
ہے سماعت کی بھی رفتار ، نگاہوں کی بھی
نیکیوں کی بھی ہے رفتار ، گناہوں کی بھی

۳۰

ہے توجہ کی بھی رفتار ، تغافُل کی بھی
کثرتِ علم کی رفتار ، تجاہُل کی بھی
ہے جو تعجیل کی رفتار ، تاملّ کی بھی
متنوع ہے تو ہے ، شکل تقابُل کی بھی
فتحِ خندق کی مباہات کا پندار الگ
جنگ سے بھاگنے والوں کی ہے رفتار الگ

۳۱

نقص رفتار کا یہ ہے کہ بدل جاتی ہے
حدِ انداز و توازن سے نکل جاتی ہے
کسی سرکش کی طرح جب یہ مچل جاتی ہے
اپنے ہم راہ لیے پَیکِ اجل جاتی ہے
زلزلے ، آندھیاں ، طوفان اٹھا دیتی ہے
ہنستے بستے ہوئے شہروں کو مٹا دیتی ہے

۳۲

علم افروز ہے ، ایجادِ ہُنر ہے رفتار
جس میں آباد زمانہ ہے ، وہ گھر ہے رفتار
جس سے سب گذرے ہیں وہ راہ گذر ہے رفتار
خیر ہوتی ہے کہیں اور کہیں شر ہے رفتار
تیز رفتار ہی شعلوں کو ہوا دیتی ہے
تیز رفتار ہی جلنے سے بچا لیتی ہے

۳۳

پیشِ اربابِ اَدَب ، زیر و زَبَر کی رفتار
صِفر خود کیا ہے مگر اُس کے اَثَر کی رفتار
سُست ہوتی ہے تو ہے عُمرِ خِضرؑ کی رفتار
ارتقا میں ہے ابھی نوعِ بشر کی رفتار
کچھ عجب تیزیٔ رفتار کا افسانہ ہے
سالِ نوری ، اسی رفتار کا پیمانہ ہے

۳۴

اور ہے جادۂ تسلیم و رضا کی رفتار
حُرؑ سے پوچھو تو ذرا بختِ رَسا کی رفتار
لائقِ فہم ہے ہر صوت و صدا کی رفتار
کون سمجھے گا محمدؐ کی دعا کی رفتار
ایسی رفتار کا ادراک کہاں ممکن ہے
ان سن و سال پہ بھی عقل بشر کم سن ہے

۳۵

تیز ہوتی ہے بہت برق و شرر کی رفتار
دیدنی ہے مگر ابلاغِ خبر کی رفتار
تھم گئی تھی جہاں جبریل کے پر کی رفتار
اُس سے آگے تھی محمدؐ کے سفر کی رفتار
کس قدر رشک کے قابل ہے یہ رفعت، دیکھو
کس کے قدموں میں ہے رفتار کی قسمت، دیکھو

۳۶

آج کس اوج پہ رفتار نظر آئی ہے
زیرِ پا انفُس و آفاق کی پہنائی ہے
دنگ ہر دور کے انسان کی دانائی ہے
جیسا مہمان ہے، ویسی ہی پذیرائی ہے
وقت ساکت، لگا رفتار بھی ایسی رفتار
دستِ قدرت سے نمایاں تھی علیؑ کی رفتار

۳۷

ظلمتِ دہر میں انوارِ سحر ہے رفتار
جس میں ہر آن تغیّر ہے، وہ گھر ہے رفتار
جس کے قدموں میں ظفر ہے، وہ سفر ہے رفتار
کسی پیکر کی مگر دست نگر ہے رفتار

سَرِ رفتار کو دستارِ ہُنر آج ملی
پائے محبوبِؐ الٰہی میں تھی، معراج ملی

۳۸

جس کے یہ ساتھ ہو، ہوتی ہے اُسی کی رفتار
غم و اندوہ کی رفتار، خوشی کی رفتار
ایک دو کی نہیں، ہوتی ہے سبھی کی رفتار
ہو اگر ساتھ نبیؐ کے تو نبیؐ کی رفتار

کون کہتا ہے فقط کون و مکاں تک پہنچی
ساتھ محبوب کے دیکھو تو کہاں تک پہنچی

۳۹

اک زمانے سے ہے کونین میں رفتار کا راج
اس کے سر ہوتا ہے ہر منزلِ مقصود کا تاج
اس کے ہونے سے ہے دنیا میں ترقی کا رواج
کوئی مثلِ اس کا زمانے میں نہ کل تھا، نہ ہے آج

نالے چڑھتے ہیں، تو بڑھتی ہے ندی کی رفتار
کبھی لمحہ میں بھی ہوتی ہے صدی کی رفتار

۴۰

ابھی دیکھا جو نہ تھا سُرعتِ رفتار کا خواب
زندگی سُست تھی ایسی کہ کوئی حد نہ حساب
ذہنِ انساں نے کیئے وا درِ حکمت کے وہ باب
نئی لکھی گئی تہذیب و تمدّن کی کتاب
دانش و فکر نے رفتار کو تیزی بخشی
اور رفتار نے افکار کو تیزی بخشی

۴۱

کیا بھلا وقت تھا جب ہوگیا پہیہ ایجاد
تیز رفتاری کی رکھی گئی پہلی بُنیاد
اِسی ایجاد نے بدلی ہے جہاں کی روداد
اب تو ہر سمت میں ہونے لگی دُنیا آباد
جو خلاؤں میں رواں شام و سحر ہوتے ہیں
اِسی پہیے کی بدولت یہ سفر ہوتے ہیں

۴۲

لے چلے ہیں یہ کہاں راہ نماؤں کے سفر
چاند تاروں سے اُدھر، دور خلاؤں کے سفر
اور بھی ہوگئے آسان جفاؤں کے سفر
ہم نے گھر بیٹھے بھی دیکھے ہیں فضاؤں کے سفر
عکس و آہنگ میں اعجاز یہ رفتار کے ہیں
بزمِ ایجاد میں انداز یہ رفتار کے ہیں

۴۳

دور کی منزلیں رفتار نے دکھلائی ہیں
دَہر کی وسعتیں رفتار نے دکھلائی ہیں
وقت کی گردشیں رفتار نے دکھلائی ہیں
جوہری قوتیں رفتار نے دکھلائی ہیں
وہ جسے وقت کی رفتار کا احساس نہیں
اُس کی تقدیر میں افلاس ہے، کچھ پاس نہیں

۴۴

یہی رفتار تو لیتی ہے زمانے سے خراج
یہی رفتار تو کرتی ہے غنی اور محتاج
یہی رفتار تو کر دیتی ہے لشکر تاراج
ذوقِ تبدیلیٔ حالات ہے بس اِس کا مزاج
بھیڑ بھبھڑ ہے، یہ بھگدڑ ہے، یہ بھونچال ہے یہ
اب جو ہر جگہ ہے موجود وہی چال ہے یہ

۴۵

کل بھی رفتار کا تھا، اور ہے رفتار کا آج
اسی رفتار سے بنتا ہے زمانے کا مزاج
اسی رفتار سے بنتے ہیں بگڑتے ہیں سماج
اور ممکن نہیں دنیا کے حکیموں سے علاج
حال و مستقبل و ماضی کا عمل کیا ہوگا
آج رفتار کا ایسا ہے تو کل کیا ہوگا

۴۶

برق اور نور کی موجوں میں فضاؤں کے سفر
تابکاری کی شعاعوں میں ہواؤں کے سفر
جو معمّہ ہیں ابھی ایسی بلاؤں کے سفر
تن بہ تقدیر زمانے کے خداؤں کے سفر
ایک ذرّے سے توازن کا بگڑنا دیکھا
لاکھوں انسانوں کی بستی کا اُجڑنا دیکھا

۴۷

ان زمانے کے خداؤں نے بچھایا ہے وہ دام
جس نے کر رکھا ہے انسان کا جینا بھی حرام
ایسے ظالم ہیں کہ مظلوم ہیں ساری اقوام
جب بھی یہ چاہیں، جہاں چاہیں، مچا دیں کُہرام
ظلم ڈھانے کا طریقہ کوئی ان سے سیکھے
جان لینے کا سلیقہ کوئی ان سے سیکھے

۴۸

ان کو عیّاری و مکّاری کے سب گُر ہیں یاد
نسل ہی کے نہیں، اندازِ نظر کے جلّاد
اپنے ماحول کے ہیں شمر، یزید، ابن زیاد
جو کسی طرح سے جائز نہیں ایسی اولاد
خون باچھوں میں بھرا رہتا ہے، حیوان ہیں یہ
سچ ہے یہ قول کہ سب سے بڑے شیطان ہیں یہ

۴۹

ننگِ ناموسِ بشر ہیں ، یہ نہنگِ رفتار
عکس و آہنگ کے پردوں پہ ہے رنگِ رفتار
ان کے ترکش میں ہیں موجود خُدنگِ رفتار
ہیں یہی سَر جو کیے بیٹھے ہیں جنگِ رفتار
خون نسلوں کا بہائیں ، انہیں حق ہوتا ہے
ایک ان کا کوئی مارے تو قلق ہوتا ہے

۵۰

ان سے ممکن ہے جو کوئی نہ کسی آن کرے
جانے بوجھے وہ کریں ، کیا کوئی انجان کرے
ان کی مشکل کو خُدا جلد ہی آسان کرے
ظلم یوں کرتے ہیں جیسے کوئی احسان کرے
کہیں دنیا میں اگر حق کا لہو بہتا ہے
اُس کا اِن کے کف و دامن پہ نشاں رہتا ہے

۵۱

یہ جدھر دیکھ لیں غارت ہو اُدھر امن ، امان
اِن کی ہی چال تھی وہ جنگِ عراق و ایران
ظُلم کی ان کے یہی ایک ہے کافی پہچان
اِن کی ہم درد ہوا کرتی ہے آلِ سفیان
سارے معقول دَلائل کو یہ رد کرتے ہیں
ظلم اک یہ بھی ہے ، ظالم کی مدد کرتے ہیں

۵۲

خطۂ ارض پہ پھیلا ہے تباہی کا جو جال
ہے انہیں لوگوں کے منصوبوں کا سارا یہ کمال
نہ کوئی دین ، نہ مذہب کہ کریں اُس کا خیال
ان کے کیسہ میں رہا کرتا ہے سب لوٹ کا مال
آزمایش بھی ہو ہتھیاروں کی اور جان بھی لیں
اور مظلوم ہی سے جنگ کا تاوان بھی لیں

۵۳

ہر ستم گر پہ یہ خوش ہو کے کرم کرتے ہیں
ہاتھ مظلوم کے پہنچوں سے قلم کرتے ہیں
کوئی مظلوم اگر خوش ہو ، تو غم کرتے ہیں
اُس کو کہتے ہیں "مدد" یہ جو ستم کرتے ہیں
اسلحہ کی ہے کھپت ، جنگ جہاں چلتی ہے
کوئی چلتی نہیں جیسی یہ دُکاں چلتی ہے

۵۴

شدتِ لا متناہی کے وہ مُہلک ہتھیار
کُفر کے ، جبر کے ، شاہی کے وہ مُہلک ہتھیار
ظلم اور ظلم پناہی کے وہ مُہلک ہتھیار
تیز رفتار تباہی کے ، وہ مُہلک ہتھیار
حشر آثار ہلاکت ہے جو ہتھیاروں کی
یہ بھی اک دوڑ ہے بڑھتی ہوئی رفتاروں کی

۵۵

یورشِ ظلم کو صحرا ہے لق و دق اِن کا
جو بھی ناحق ہو، وہی ہوتا ہے بس حق اِن کا
ان کی نظروں میں ہے لایق ہر اک احمق ان کا
سرنگوں ہونا ہے اک روز تو بیرق ان کا
جو بھی پڑتی ہے کڑی، ہنس کے گذر جاتے ہیں
نام لے لو جو خمینی کا تو ڈر جاتے ہیں

۵۶

ظلم ہی ظلم زمانے میں ہے بس ان کا شعار
جو بھی ظالم ہو جہاں اُس کی مدد کو تیار
مکر خود جن کی قسم کھائے یہ ایسے مکّار
وقت کے ساتھ بدل جاتی ہے ان کی رفتار
عہدِ جمہور میں شاہی کو بچا کر آئے
کتنی نسلوں کے نشانوں کو مٹا کر آئے

۵۷

یہ مسلمانوں کے دنیا میں ہیں دشمن پہلے
دوسروں پر یہ لگانے میں ہیں قدغن پہلے
ظلم کی آگ کو کرنے میں ہیں روشن پہلے
آہِ مظلوم کے ہوں گے یہی ایدھن پہلے
ظلم دنیا کے کریں اور سرِ عام کریں
ڈھونڈ لیتے ہیں بہانے کہ کچھ اقدام کریں

ذرّیۂ خرّم

۵۸

ان کو مل جاتا ہے لاکھوں کی تباہی کا جواز
ایسے جاسوس کہ پالیتے ہیں ہر مُلک کے راز
ایک ہی دُھن کہ ہمیشہ ہوں یہی سرافراز
اور دنیا میں کسی کی نہ حقیقت ، نہ مجاز
منجمد بنک میں کردیتے ہیں دولت ساری
ہضم کر جاتے ہیں قوموں کی امانت ساری

۵۹

دوست ، دشمن پہ دکھاوے کی نوازش بھی کریں
تھوڑا کردیں تو بہت اُس کی نمائش بھی کریں
وقت پڑجائے تو تحسین و ستائش بھی کریں
اور ہستی سے مٹا دینے کی سازش بھی کریں
ان سے برداشت کوئی کام ہمارا نہ ہوا
اہلِ اِسلام کا اک بنک☆ گوارا نہ ہوا

۶۰

سب کو معلوم ہے اِن کا قد و قامت کیا ہے
ظلم کیا چیز ہے ، ظالم کی حقیقت کیا ہے
بانٹ بندر کی ہے اور اِن کی عدالت کیا ہے
دوست ایسے ہوں تو دشمن کی ضرورت کیا ہے
اِن کی صدّام نوازی پہ کوئی غور کرے
چھوڑ آئے ہیں سلامت کہ ستم اور کرے

---

☆ BCCI

۶۱

ان کا مقصد ہے کہ وحدت نہ پہنچنے پائے
کُفر پر دین کی ہیبت نہ پہنچنے پائے
سرفروشوں کی جماعت نہ پہنچنے پائے
کربلا ساز قیادت نہ پہنچنے پائے
اِن کو معلوم ہے کردارِ خمینی کیا ہے
کربلا کیا ہے، عزادارِ حسینی کیا ہے

۶۲

جو عزادار ہیں جیتے نہیں ذلت کے لیے
جان دے دیتے ہیں عزّت کی حفاظت کے لیے
کربلا آج بھی انکار ہے بیعت کے لیے
ماتمی ہاتھ ہیں مظلوم کی نصرت کے لیے
کچھ نہ ہو کر بھی جو ہو جاتے ہیں ہونے والے
وہ یہی ہیں شہِ مظلوم کے رونے والے

۶۳

کہیں مظلوم کی نصرت میں نہیں اُن کی نظیر
بس اِنہی ہاتھوں میں یہ دَم ہے بہ فیضِ شبیرؑ
بوترابی ہیں، اُسی خاک سے ہے ان کا خمیر
جس میں ہے خونِ شہیدانِ وفا کی تاثیر
جوش آتا ہے جو مظلوم کے غم خواروں کو
گردنیں کاٹ دیا کرتی ہیں تلواروں کو

۶۴

کربلا جذبۂ ایثار عطا کرتی ہے
عقل کو دیدۂ بیدار عطا کرتی ہے
لبِ خاموش کو گفتار عطا کرتی ہے
ہمت و جرأتِ انکار عطا کرتی ہے
اپنے آثار سے کردار بدل دیتی ہے
کربلا وقت کی رفتار بدل دیتی ہے

۶۵

وقت کچھ دور نہیں ، آئے گا آنے والا
جس کا جو حق ہے ، وہ دلوائے گا آنے والا
ظلم کو خون میں نہلائے گا آنے والا
کفر کے قصر کو خود ڈھائے گا آنے والا
صاحبِؑ عصر جو شمشیرِ علیؑ لائے گا
ہر جفاکار ، جفاؤں کی سزا پائے گا

۶۶

بگڑے ماحول کے آثار بدلنے کے لیے
دائمی امن سے پیکار بدلنے کے لیے
اب جو رائج ہیں وہ اِقدار بدلنے کے لیے
بھٹکے انسان کا کِردار بدلنے کے لیے
سارے مظلوموں کے لب پر جو وہ نام آئے گا
آخری اپنے زمانے کا اِمام آئے گا

۶۷

مطلعِ زیست کا معیار بدلنے والا
کُفر کی ، ظلم کی اقدار بدلنے والا
کُفر کا دین سے انکار بدلنے والا
آئے گا وقت کی رفتار بدلنے والا
ہر طرف حق کو دبانے کی جو سازش ہوگی
اپنی مخلوق پہ خالق کی نوازش ہوگی

۶۸

جشنِ دیدار کا برپا لبِ زم زم ہوگا
سر زمانے کے خداؤں کا تبھی خم ہوگا
جُز غمِ آلِ نبیؐ اور نہ کوئی غم ہوگا
اک نئے جوش سے شبیرؑ کا ماتم ہوگا
موت جو آئے گی دنیا کے ستم گاروں کی
عید ہوجائے گی مظلوم کے غم خواروں کی

۶۹

خاص حضرت کے جو کچھ ناصر و یاور ہوں گے
وقت کے میثم و سلمان و ابوذر ہوں گے
سب کہاں ناصرِ اولادِ پیمبر ہوں گے
تین سو تیرہ جَری ، صورتِ لشکر ہوں گے
جس کے اک فرد ہیں عیسیٰؑ ، وہ جماعت ہوگی
اور قیادت کے مصلّے پہ امامت ہوگی

۷۰

قابلِ دید زمانے کا وہ منظر ہوگا
گردنِ ظلم پہ مظلوم کا خنجر ہوگا
وادیٔ موت میں ہر ایک ستم گر ہوگا
حال بہتر نہیں ، بہتر سے بھی بہتر ہوگا
کرۂ ارض پہ قائمؑ کی حکومت ہوگی
گھر میں اللہ کے معصوم کی بیعت ہوگی

۷۱

پھر سے نافذ جو محمدؐ کی شریعت ہوگی
ظلم مٹ جائے گا ، ہر سمت عدالت ہوگی
ہر جفاکار پہ اللہ کی لعنت ہوگی
اہلِ ایماں کو سعادت کی بشارت ہوگی
چشمِ تاریخ میں یہ عَہد نرالا ہوگا
ہر طرف نورِ محمدؐ کا اجالا ہوگا

۷۲

رحمتِ خالقِ کونین کے برسیں گے سحاب
چمنِ دہر میں کِھل جائیں گے ہر سمت گُلاب
یہ زمیں اپنے خزانوں سے اُلٹ دے گی نقاب
مستحق ڈھونڈھتے رہ جائیں گے سب اہلِ نصاب
کوئی محتاج ، نہ مفلس ، نہ پریشاں ہوگا
ساری دنیا میں نہ بھوکا کوئی انساں ہوگا

۷۳

"بیعت اللہ" ، ہے معصوم کا نقشِ پرچم
"حُجّت اللہ ہوں میں" نقشِ نگینِ خاتم
سارے مظلوموں کا دنیا کے یہی ہے محرم
سجدۂ شکر بجا لائے گی نسلِ آدمؑ
آسمانوں سے جب اک تازہ ہوا آئے گی
قائمِ آلِ محمدؐ کی صدا آئے گی

۷۴

اس صدا سے مجھے اک اور صدا یاد آئی
جس نے کچھ اور ہی رودادِ ستم دہرائی
عصرِ عاشور میں شبیرؑ کی وہ تنہائی
نہ کوئی دوست ، نہ یاور ، نہ بھتیجا ، بھائی
ایک بے شیر تھا اب ظلم کا سہنے والا
کوئی باقی نہ تھا لبیک کا کہنے والا

۷۵

استغاثے کی صدا ، بے کس و مظلوم کی تھی
کب بھلا کوئی خطا بےکس و مظلوم کی تھی
یہ نوازش ، یہ عطا بےکس و مظلوم کی تھی
زیرِ خنجر بھی دُعا بےکس و مظلوم کی تھی
قرض ہے سب کی سماعت پہ صدائے شبیرؑ
اس لیے فرض ہے عالم پہ عزائے شبیرؑ

۷۶

بھوک اور پیاس ، یہ صدمے ، یہ مصیبت دیکھو
مُسکراتے ہوئے بچے کی شہادت دیکھو
یوں بھی ہوتا ہے کہیں کارِ ہدایت دیکھو
باپ نے کھودی ہے بے شیر کی تربت دیکھو
استغاثے کی صدا سُن کے لپکنا دیکھو
ماں کی آغوش سے اصغرؑ کا ہُمَکنا دیکھو

۷۷

ہو نہ دشمن کی بھی ایسی کبھی قسمت مولا
اور کوئی نہ تھا کرتا جو یہ ہمّت مولا
آپ کے لال نے کی آپ کی نصرت مولا
ہر شہادت سے بڑی ہے یہ شہادت مولا
راہِ معبود میں اک آخری حجّت ہے یہی
کلمہ ختم ہے جس پر ، وہ شہادت ہے یہی

۷۸

کوئی یاور نہیں ، شبیرؑ ہیں تنہا رن میں
ایک مظلوم پہ ہے یورشِ اعدا رن میں
کوئی ہمدرد نظر جب نہیں آیا رن میں
نام لے لے کے شہیدوں کو پکارا رن میں
ہر صدائے لبِ معصومؑ پہ تڑپے لاشے
بے کسیِ شہِ مظلومؑ پہ تڑپے لاشے

۷۹

پھر صدا دی کہ کوئی ہے کرے نصرت میری
ہر مسلمان پہ واجب ہے اطاعت میری
دین دنیا میں اگر ہے تو بدولت میری
دیکھو باقی نہیں آنکھوں میں بصارت میری
کیا کوئی ہے مِری امداد کو آنے والا
میرے بچوں کو یتیمی سے بچانے والا

۸۰

وہ جو زینت تھے جہاں کی ، وہ عناصر ہیں کہاں
وہ دلاور ، وہ رہِ حق کے مسافر ہیں کہاں
دشمنوں میں ، مَیں گھرا ہوں مِرے ناصر ہیں کہاں
دوست بچپن کے ، حبیب ابن مظاہر ہیں کہاں
کوئی سُنتا نہیں کیوں آج یہ آہیں میری
ڈھونڈتی ہیں مرے شیروں کو نگاہیں میری

۸۱

میرے شیرو تمہیں کیا ہوگیا ، تم چپ کیوں ہو
کیا ہر اک مجھ سے خفا ہوگیا ، تم چپ کیوں ہو
ظلم اب حد سے سوا ہوگیا ، تم چپ کیوں ہو
حشر اک اور بپا ہوگیا تم چپ کیوں ہو
علی اصغرؑ بھی جدا ہوگیا ، آواز تو دو
فرض جو تھا وہ ادا ہوگیا ، آواز تو دو

۸۲

سُن کے بےکس کی صدا بول اُٹھے بے سر لاشے
جرأت و ہمّت و ایثار کے پیکر لاشے
ناصر و یاورِ اولادِ پیمبر لاشے
قاسم و اکبر و عبّاس کے مضطر لاشے
ہو اگر پھر سے عطا زیست کی مہلت مولا
پھر دل و جاں سے کریں آپ کی نصرت مولا

۸۳

پیش کرتے تھے عجب کرب کا منظر لاشے
جلتی ریتی پہ شہیدوں کے اکہتر لاشے
رہ روانِ رہِ تسلیم کے رہِ بَر لاشے
مہر خورشیدِ امامت ، مہ و اختر لاشے
ناز کرتا ہے بہت حقِ مودّت ان پر
ختم ہے آلِ محمدؐ کی رفاقت ان پر